سلسلۂ اشاعتِ قرآن حیدرآباد دکن

بابتہ محرم الحرام ۱۳۴۹ ہجری

سال ۳ نمبر (۹) ۱۰۲

یورپ اور قرآن

مسلمان بچوں کی سپاہیانہ زندگی

مرتبہ

ابو محمد مصلح کان اللہ لہٗ

دفتر

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

ندہ سالانہ دس روپے — ماہوار پورے سٹ کی قیمت ایکروپیہ

برادرانِ عزیز! محمد عبد الرحمٰن مرزا جان اللہ بیگ

و محمد عبد الفتّاح صاحبان شہر کاٹے قرآنی تحریک نے

یورپ ادارہ "قرآن" کی ایک ہزار جلدیں چھپوا کر "قرآنی تحریک

فنڈ" میں داخل کیں۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

دعاگو

مصلح

کونوا مع الصادقین

سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

بامردمِ پاک اصل عاقل آمیز — وز نا اہلاں ہزار فرسنگ گریز

گر زہر دہد ترا خردمند بنوش — ور نوش رسد ز دستِ نااہل بریز

سلسلۂ اشاعتِ قرآن کی یہ تیسری کڑی مسلمانوں کے لئے عبرت کے
بہت کچھ سامان فراہم کرتی ہے یورپ اگر ہماری چیز سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے
تو مضائقہ نہیں لیکن ایسا تو ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ ہماری غفلت اپنا لینے
انکو موقع دے اور ہم تھیٹر بیگانگی کا صدمہ برداشت کرنے کے لئے رہجائیں۔ رسالہ
یورپ اور قرآن ظاہر کرتا ہے کہ یورپ باوجود مادہ پرست ہونے کے روحانیت کا دلدادہ بھی
بن سکتا ہے اور جو چیز ہمارے دین کیلئے ہر ذرہ تھوڑی کوشش ہے فی الواقع تمام دنیا کی ہو سکتی ہے۔
اسی سے دوسرا سبق یہ ملتا ہے کہ پھر وہ جنکو حاملِ قرآن ہونے اور یہ کہنے کا فخر حاصل
ہے کہ قرآن ہماری کتاب ہے انکی زبان اور قلم سے یہ خیالات کیوں نہ سنے جائیں
جو اس میں بیان ہوئے ان اوصاف سے مسلمان کیوں عاری ہوگئے۔ نیز اب وہ کونسا
دن آئیگا کہ یہ زیورِ قرآنی سے آراستہ ہوکر کائنات کے ہر ذرہ کو جگمگا دینگے۔

قرآن ہمارے اندر کیوں کر آئیگا اور قرآن کے ذریعہ دین و دنیا کے مالک ہم کیونکر قرار پائینگے قابل غور ہے اور یہ بھی کہ روئے زمین پر خدائی حکومت کیونکر قائم ہو۔ عبدیت الٰہی سے انسانیت کیونکر آراستہ ہو اور محبت الٰہی کے متوالے کیونکر پیدا ہوں۔

جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی — مشکل کہ تجھ سی راہ سخن وا کرے کوئی

مصلح

ہمارا قرآن

(مصلح)

ہمارے عالم کے لئے حق نے اتارا قرآن — اے زمین والو یہی عرش کا تارا قرآن
ہدایت کا بھی مطلب نہیں جانا افسوس — یوں تو پڑھنے کیلئے پڑھ گئے سارا قرآن
مطلب تو جب ہے کہ قرآن بھی اپنا کہتا — یوں تو کہتا ہے ہر ایک شخص ہمارا قرآن
اے مسلمانو تم ہی پڑھتے ہو سمجھے بھی ہو — دیکھو کس طرح سے پڑھتے ہیں نیارا قرآن
ملے کیا اہل عرب سے تمہیں معلوم نہیں — کیا ہو علم و عمل سے جو سنوارا قرآن
ہمیں کیا عیب نظر آیا کہ کیا پائی — کر لیا تجھ سے جو مسلم نے کنارا قرآن
کوئی کہتا ہے مصلح کہ میں ہیم قرآن کے — ہر کوئی بس یہی کہتا ہے ہمارا قرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"یورپ" آج ہر طرف سے للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھا جارہا ہے۔ اس کی ہر ادا دل میں گھر کئے لیتی ہے، اس کا ہر قدم، ترقی کا قدم سمجھا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ آج اسکی غلط تقلید پر بھی اسلام کی حقانیت سے چشم پوشی اختیار کیجارہی ہے۔

لیکن واقعات بتلا رہے ہیں کہ دنیا میں کبھی یورپ امیرکہ والوں سے بھی زیادہ متمدن قومیں بس چکی ہیں اور اس وقت کی ترقی سے زیادہ زمین کے حصے روشناس ہوچکے ہیں مگر توحید پرستی اور آسمانی پیغام سے انکار یا اسکے غلط استعمال کا وبال ان پر آکر رہا اور پھر کوئی چیز آڑے آسکی یہ تاریخی واقعات ہیں جنھیں جھٹلایا نہیں جاسکتا، یہ حقائق ہیں جن سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ تاریخ کے صفحات اور زمین کے کھنڈرات اسی لئے باقی ہیں کہ ان سے سبق حاصل کیا جائے۔ سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔

قدرت کے چند اصول ہیں جو قوموں کو تباہی و بربادی سے بچاتے رہتے ہیں جبتک کوئی قوم من حیث قوم نہیں باقی رکھتی

اور برتتی ہے اس وقت تک اس قوم کی قومی اور ملکی حیات ہے اسکے بعد موت۔

یہ وہ اصول ہیں جن سے کسی قوم کسی ملک اور کسی مذہب والے کو چھٹکارا نہیں۔ اس سے کسی کا استثنا نہیں۔ خدا کا حکم اٹل ہے اور قانونِ قدرت بدل نہیں سکتا۔ لاتبدیل لخلق اللہ۔

اگر یورپ اور یورپ والے حق کی طرف متوجہ نہیں ہوئے تو ایکدن یقیناً انکا بھی یہی حشر ہونا ہے اور انکا بھی جو بغیر سمجھے بوجھے عیسائی تو نہیں ہونا چاہتے لیکن خالص مسلمان بھی بنا نہیں چاہتے ان مقلدین یورپ اور خود یورپ والوں کو ایک چیز ایسی ہے جسکی قدر کرنی چاہیئے کہ پیتل میں سونا بھی ہے، جھوٹے موتی کیساتھ کوئی کوئی سچے موتی بھی ہیں اور تاریکی میں جگنو ہی کی سہی لیکن چمک کبھی کبھی نظر آجاتی ہے۔

یورپ اپنے کرتوت یا دوسرے لفظوں میں اپنے تہذیب و تمدن اور ترقی سے اگر گھبرا نہیں گیا ہے تو کوئی دن نہیں جاتا کہ بہت جلد گھبرا جائیگا۔ اطمنان و سکون اور اخلاق کے لئے اللہ کے کلام کو

اختیار کرنا پڑیگا۔ ان باتوںکا ثبوت وہاں کے واقعات ہیں جو آئے
دن رونما ہوتے رہتے ہیں۔ وہاں کے بعض افراد ہیں جو ایسا سمجھتے
اور کہتے نظر آتے ہیں اس رائے کے لوگ بھی ہیں کہ اگر یورپ والے
جلد سے جلد قرآن مقدس کی طرف نہ مائل ہوئے تو انکی ترقی اور انکا
تمدن ہی انکی تباہی و بربادی کا سبب بن جائیگا اور کیا جنگ
یورپ میں اس کا مظاہرہ نہیں ہو چکا اور کیا "لیگ آف نیشنز" اور "آلاتِ
حرب" کی کمی کیطرف پریشانی والا نا تھا اور قدم بڑھنا اسکا ثبوت نہیں؟
یورپی عدالتوں کے مقدمات، اور رپورٹیں، سینما کے فلم،
تھیٹر کے پردے۔ مہذب جوانانے نت نئے فیشن طرح طرح کے سامان
تعیش اور قسم قسم کی شرابیں آخر کن باتوں کی مظہر ہیں۔

حالات یہہ ہیں پھر انکو کیا کہا جائے جو جان بوجھ کر اپنی مستورات
اور اپنے بچوں کو اسی رنگ میں رنگنا چاہتے ہیں جو رنگریزوں کو خود ناپسند ہیں
مصیبت ہی ایسی چیز ہے جس سے گھبرا کر خدا یاد آتا ہے" کاش
یورپ پر ایسی مصیبت آتی جس سے مادہ پرست یورپ یک بیک روحانیت

کا دلدادہ بنجاتا"

"حق" کے علمبرداروں کی ضرورت ہے۔ حق کے پرستاروں کی ضرورت رہتی ہے یہ ضرورت ہمیشہ رہی، اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہیگی۔ حق یعنی قرآن کا امانتدار مسلمانوں کو قرار دیا گیا تھا اور بہترین امت کے لقب سے اس لئے نوازا گیا تھا کہ انکا مرنا اور جینا، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے ہو، تبلیغِ قرآن اور جہادِ اسلام کے لئے ہو مگر آج امتِ مرحومہ اپنے فرض کو فراموش کرچکی اور سارے مصائب میں مبتلا ہوچکی۔ یہ حال تو عمومیت کا تھا اس سے زیادہ خراب حال اس مخصوص جماعت کا ہے جسے العلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور العلماء ورثۃ الانبیاء کا منصب جلیل عطا ہوا تھا جو ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر کی تعمیل و تبلیغ کے لئے ہمہ وقت طیار رہنے کے لئے تھی، جس کا فرض تھا کہ قوم کی نبض ہر وقت اپنے ہاتھ میں رکھتی، ہوا کا رخ پہچانتی اور اس کا مناسب سدباب پہلے سے کرتی۔ مگر انہیں شائد خود نہیں معلوم کہ انکا کیا منصب ہے کیا مرتبہ ہے،

اور کس لئے ہے۔ قوم مردہ ہوگئی، کتاب اللہ کے ذریعہ اس کو
پھر کیونکر زندہ کیا جائے۔ اسکی سوجھ دگی میں مسلمان دین و دنیا کے
مالک کیوں نہیں بنتے، کاش آج بھی انکو اس بات کی کد ہو جاتی۔
کاش علماء و مشائخ اور رہنمایان قوم اس بات کو سوچتے کہ
کتاب اللہ کا کیا مصرف ہے کیا یہی جو آج ہے۔ قرونِ اولی میں یہی
مصرف تھا اور قرآن کیا اسی کا موید ہے وقت ہے کہ غور و فکر کا ہر لمحہ
اسلئے وقف ہو کہ قرآن حکیم کے عام فوائد کیونکر مترتب ہو سکتے ہیں۔
حالات تو عجیب و غریب ہیں یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ
یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اے وہ لوگو جو اپنے کو ایماندار کہتے ہو یاد رہے
کہ اگر تم میں سے کوئی اللہ کے دین سے منہ پھیریگا تو اللہ کو بھی اسکی
پروا نہیں بلکہ اسکو فنا کر دیا جائیگا اور ایک ایسی قوم کو اسکی قائمقامی
سونپی جائیگی جو اللہ کو دوست رکھیگی اور اللہ اسکو دوست رکھیگا۔
یہ وعید ہے اور اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو یہ بھی ضرور ہے کہ کسی کو
اسکی جانشینی کا فخر حاصل ہو اور بہت ممکن ہے کہ وہ تثلیث ہو جو توحید پر

جھکے وہ عیسائیت ہوجو اسلام میں تبدیل ہوا اور وہ عیسائی ہوں جو اسلام کے نام لیوا بنجائیں۔

یورپ کے متعلق میں نے کہا "تاریکی میں جگنو ہی کی سہی لیکن چمک کبھی کبھی نظر آجاتی ہے" اس سے میرا منشاء قرآن حکیم کی طرف ان بعض افراد کی توجہ سے ہے جو اپنی تحریر و تقریر میں اس کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

قرآن کی جاذبیت سے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں لیکن ابتک یورپ جس قدر قرآن سے روشناس ہوسکا یا تاثر حاصل کرسکا ہے وہ قرآن کا معجزہ ہے۔ حاملین قرآن یعنے مسلمانوں نے تو کوئی حق ادا نہیں کیا اور کرتے بھی کیونکر جبکہ صدیوں سے یہ خود قرآن سے منہ موڑے ہوئے برکات قرآنی سے محروم و بیخبر زندگی بسر کررہے ہیں

بہرحال یہ تو قدرت کی کرشمہ سازیاں ہیں وہ بے سبب بنا سبب کچھ کرنے پر قادر ہے اور وہاں محال اور ناممکن ایک بے معنی الفاظ ہیں اور اس پر قرآن کی خوبیاں ایسی ہی ہیں جو دوست اور دشمن ہر ایک سے یکساں طور پر خراج تحسین وصول کرنے پر مجبور کردیتی ہیں۔ کاش مسلمان قرآن کی طرف جلد متوجہ ہوں اور پھر یورپ کے سامنے پیش کرسکے

قابل بن سکیں۔

میں عبرت اور تشویق کے لئے اس مقدس کتاب کے متعلق مشاہیر یورپ کے خیالات اختصار کے کیساتھ پیش کرتا ہوں اور انکے دیگر افراد کیلئے قرآن کی طرف آنیکا اس رسالہ کو سبب بنانا چاہتا ہوں نیز ان مسلمانوں اور کالج و اسکول والوں کے لئے قرآن کو کلیجہ سے لگا لینے کی صلا قرار دیتا ہوں جو اپنے کو بیگانہ بنائے ہوئے ہیں۔

ایڈورڈ گبن

کہتا ہے کہ بحر اوقیانوس سے ایک دریائے گنگا کی انتہا تک الغرض مشرق سے مغرب تک قرآن مجید کو نہ صرف اصولِ دین کے لئے قانون اساسی تسلیم کیا گیا ہے بلکہ اس بات کا بھی اعتراف کیا گیا ہے کہ تعزیرات کے احکام اجتماعِ تمدن کے اصول، معاشرت کے قوانین۔ الغرض انسانی زندگی کے مختلف نظامات اور انکی ترتیب بیان کرنے کے لئے یہ ایک جامع کتاب ہے

پروفیسر ایڈورڈ مونٹیل

کا قول ہے قرآن پاک مسلمانوں کا ہمیشہ ہادی و ملجا رہا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں مسئلہ توحید ایسی نفاست اور پاکیزگی اور ایسے جلال و جبروت اور کمال تیقن کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کے سوا کسی مذہب میں یہ مسئلہ اس سے بہتر طریقہ سے بیان نہیں کیا گیا۔

جان جاک روسو

کا بیان ہے بعض لوگ تھوڑی سی عربی سیکھ کر قرآن کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اگر انہیں خوش قسمتی سے کبھی یہ موقع حاصل ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فصیح زبان اور موثر لہجہ میں قرآن کریم کو دلنشیں سورتیں تلاوت فرما رہے ہیں جس کا دلوں پر اثر پڑ رہا ہے اور جب کسی آیت کے متعلق یہ احتمال ہوتا ہے کہ سامعین اسکے حقیقی مفہوم تک رسائی نہیں حاصل کرسکیں گے اور آپ اپنی اعجازی قوت بیانیہ سے اسکی توضیح فرما دیتے ہیں تو یقیناً یہ حضرات بے اختیار ہوکر سجدے میں گر پڑتے اور سب پہلی آواز انکے منہ سے یہ نکلتی کہ پیارے نبی! پیارے رسول خدا علیک الصلوٰۃ والسلام ہمارا ہاتھ پکڑ لیجیے اور ہمیں اپنے

پیرووں میں شامل کرسکی عزت بخشنے اور اس افتخار سے مشرف فرمانے میں دریغ نہ فرمائے "۔

جان ڈیون پورٹ

کی رائے ہے کہ قرآن شریف کے سبب سے ہر طرح کا محصول جاتا رہا۔ قرآن شریف کے احکام کے سبب سے تجارت کے تمام اخراجات اور ہر قسم کی مشکلات دور ہوگئیں غیر مذاہب کے آدمیوں کو آزادی حاصل ہوگئی۔

موسیو سیدیو

فرانس کا مشہور مستشرق اپنے خیال کا اظہار کرتا ہے قرآن کیا ہے؟ قرآن ایک واجب التعظیم کتاب ہے جس نے بتایا ہے کہ خدا کے حقوق بندوں پر کیا ہیں اور بندوں کے حقوق اور تعلقات خدا سے کس قسم کے ہونے چاہئیں اس میں فلسفہ اور اخلاق کی ہر قسم کی باتیں کو ہیں فضل و کمال عیب نقصان حقیقتِ اشیاء عبادت و اطاعت گناہ و معصیت۔ الغرض کوئی بات ایسی نہیں جس کا جامع قرآن نہ ہو۔ واقعات کے اعتبار سے قرآن کی آئین رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہیں اور یہی ایک چیز تھی جس نے سارے عرب میں قومیت پیدا کی جنگجو قبائل میں اتفاق و اتحاد کی بنیاد ڈالی اور دنیا میں ایک عالمگیر رابطہ پیدا کیا۔"

وہ آداب و اصول جو فلسفہ اور حکمت پر قائم ہیں جنکی بنیاد عدل و انصاف پر مبنی ہے جو دنیا کو بھلائی اور احسان کی تعلیم دیتے ہیں ان میں سے ایک جز بھی ایسا نہیں جو قرآن میں نہ ہو قرآن اعتدال و میانہ روی کا سیدھا راستہ دکھاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے اخلاقی کمزوریوں کی تاریکی سے باہر نکالکر فضائل کی روشنی میں لاتا ہے اور انسانی زندگی کے نقائص کو کمالات سے بدل دیتا ہے۔

جو لوگ قرآن کو وحشیانہ مذہب کی چیز کہتے ہیں انکے ضمیر تاریک ہیں اور اسکی بڑی دلیل یہہ ہے کہ قرآن کی ان روشن آیتوں کو بالکل نہیں دیکھتے جنکے اثر سے عرب کی تمام بری اور معیوب عادتیں جو مدتہائے دراز سے سارے ملک میں رائج تھیں مٹ گئیں۔

طامس کارلائل

کا مقولہ ہے قرآن مجید کو پڑھ کر یہہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کتاب کی

سب سے پہلی خصوصیت اس کا خالص اور اصلی ہونا ہے۔ میری دانست میں قرآن شریف کا وصف یہ ہے کہ یہ ہر لحاظ سے سچا ہے۔"

پادری سی بی لارنس ایم

اس نتیجہ پر پہونچتا ہے بے شک قرآن مجید میں ایک مادی بہشت کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن مسلمانوں کی باہمی اخوت سے دنیا ہی بہشت بنجاتی ہے۔

مسٹر ٹائیلر

کا یہ کہنا ہے ہر ایک مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اسکو یہ لازمی ہے کہ قرآن مجید کو عربی میں پڑھ سکے۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ عربی زبان دنیا میں مروج ہے۔ اگرچہ پیروان اسلام اس وقت مختلف فرقے اور مختلف خیالات والے ہیں لیکن ان سب میں ایک قسم کا اندرونی تعلق ہے مگر ضرورت کے وقت یہ سب بہت آسانی کے ساتھ ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہو سکتے ہیں۔

احکام قرآنی کے بموجب سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں اور بقول فقہائے اسلام حج بیت اللہ شریف اخوت کو تقویت دینے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں حجاج ایک مقام پر جمع ہوجا

ہیں۔ ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہیں اور مذہبی مسائل کی تحقیق کرتے ہیں اور ہر قسم کے خیالات اور ارادے یہاں کی ملاقاتوں میں جہاں جان کے خوف سے کوئی یوروپین قدم نہیں رکھ سکتا، حجاج کے ذریعہ تمام ممالک اسلام میں پھیل جاتے ہیں اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس جگہ پر اقصائے عالم کے مسلمانوں کا ایک وقت معین پر جمع ہونا ملکی خیالات کے لحاظ سے کس قدر پر نتائج ہے"۔

ڈاکٹر لائٹنر

بھی اسی کا ہمنوا ہے۔ دینِ محمدی نے قرآن کی عام تعلیم سے تمام دنیا میں تہذیب شائستگی پھیلانے کیلئے ایک ایجنسی قائم کر رکھی ہے جو دیگر مذاہب کو نصیب نہیں۔

سیلیوین لاس

کا کہنا ہے قرآن کریم میں ہے انما المومنون اخوۃ یعنے ہر مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہے۔ اس معنی خیز آمیز اشتراکیت کا بنیادی اصول نہایت لطیف پیرائے میں بیان کیا گیا ہے یہ بات فرض کردی گئی ہے کہ ہر ایک ملک مالکِ نصاب اپنے مال کا مقررہ حصہ

غریبوں اور محتاجوں کو دیا کرے جسکو قرآن کی اصطلاح میں زکوٰۃ کہتے ہیں اس حکم میں یہانتک تاکید کیگئی ہو کہ اگر مالدار یہ حق ادا کرنے سے پہلوتہی کریں تو فقرا کو مساکین کو استحقاق حاصل ہو کہ وہ ہر مناسب طریقے پر اُن سے اپنا حق وصول کرلیں۔ اگر اس دین میں ایسے باخبر اور محقق افراد پیدا ہوئے جاتے جو لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے واقف کرتے اور قرآن کی اصلی تفسیر سے مسلمانوں کو آگاہی بخشتے تو کچھ شک نہیں (کہ) مسلمانوں کی قوم دنیا بھر میں ایک ترقی یافتہ قوم ہوتی اور مسابقت بین الاقوام میں انکو سب سے آگے نکلجانیکا شرف حاصل ہوتا۔"

مسٹر ای ڈی مارل

کا خیال ہو اسلام کی قوت اور طاقت کی بنا قرآن پر ہی۔ قرآن ہی پیروان ملت بیضاء کا قانون اساسی ہے، وہی انکا دستور العمل ہے اور وہی انکے حقوق کی دستاویز ہے۔

حیدرآباد میں ہماری زیر تعلیم چند چھوٹے ہونہار بچوں
میں عزیزم سید ولی الدین مدعمرہ ولد میجر سید یوسف الدین صاحب دام لطفہٗ
بھی ہیں عزیز موصوف کی عمر اس وقت صرف دس سال کی ہے
انھوں نے متعدد مساجد میں میری موجودگی میں معنی و مطلب کے
ساتھ قرآنی تعلیم پر تقریریں کی وہ عملاً سپاہی ہیں۔ اس لئے یہ رسالہ "مسلمان
بچوں کی سپاہیانہ زندگی" اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے چھپوا کر
شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکو اور عام مسلمان بچوں کو مبلغ
قرآن اور مجاہد اسلام بنائے۔

دعاگو

مصلح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمان کی سپاہیانہ زندگی

اَعِدُّوا	لَهُمْ	مَا	اسْتَطَعْتُمْ	مِنْ قُوَّةٍ	وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ
اور تیار رکھو	ان کے واسطے	جو کچھ	کر سکو تم	قوت سے	اور گھوڑوں کے باندھنے سے
تُرْهِبُونَ	بِهِ	عَدُوَّ اللّٰهِ	وَعَدُوَّكُمْ	وَآخَرِينَ	مِنْ دُونِهِمْ
ڈراؤ تم	ساتھ اس کے	اللہ کے دشمنوں کو	اور اپنے دشمنوں کو	اور دوسروں کو	ان کے علاوہ
لَا تَعْلَمُونَهُمُ	اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ	وَمَا	تُنْفِقُوا	مِنْ شَيْءٍ	فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
تم ان کو نہیں جانتے	اللہ تعالیٰ جانتا ہے انکو	اور جو کچھ	خرچ کرو	کسی شئے سے	خدا کی راہ میں
يُوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَاَنْتُمْ	لَا	تُظْلَمُونَ	قرآن حکیم درس
پورا پہنچایا جائے	تمہاری طرف	اور تم	نہ	ظلم کیے جاؤ گے	رکوع ۴

اور ان کافروں کے لئے جس قدر تم سے ہو سکے ہتیار اور پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو اور اسکے ذریعہ سے تم اپنا رعب ان پر جمائے رکھو جو اپنے کفر کی وجہ سے اللہ کے دشمن ہیں اور انکے علاوہ دوسروں پر

اور تم اللہ کی راہ میں جو چیز بھی خرچ کروگے اس کا تم کو پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ کوئی کمی نہیں کیجائیگی۔

آیت شریف میں تمہارے سارے کسب سپاہی بننے کے سب طریقے آگئے اپنے کو ہر طرح سے مضبوط رکھنا ہر طرح سے ہوشیار رہنا اور اسباب جنگ کی فراہمی میں کسی طرح کی کوتاہی نہ کرنا یہانتک کہ گھوڑے پالنا اسکے دانے گھاس کا سامان کرنا سب کا اجر ہے یہی نہیں بلکہ اس کا فضل تک قیامت کے دن نیکیوں کے پلہ میں رکھا جائیگا۔

اللہ اللہ قرآن حکیم بھی کیا چیز ہے ان چیزوں کو بیان کرتا ہے ان چیزوں کو مذہبی رنگ میں پیش کرتا ہے اور دنیا کے فائدوں کے علاوہ دین سے بھی وابستہ کردیتا ہے جسکو دنیا کی قومیں صرف دنیا کے ہی واسطے ہر طرح سے حاصل کرتی ہیں۔

یورپ والوں کے پاس سامان جنگ اس قدر ہوگیا ہے کہ انکی کمی کے لئے ہر طرف سے اصرار ہو رہا ہے۔ انگریز ہندوستان کے خزانے سے فوج پر اس قدر روپیہ صرف کرتے ہیں کہ ہندوستان کے لوگ اسکی مذمت میں سخت سے سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

ہندوستان کے بہی خواہوں کے جہاں اور مطالبے ہیں وہاں
ایک یہ بھی ہے کہ ہندوستان کی فوج ہو اور ہندوستان کے لوگ
بڑے بڑے فوجی عہدوں پر نظر آئیں۔ اسلام کی تعلیم اور قرآن کا
وعظ جوان مردوں اور جوان عورتوں ہی کے لئے نہیں ہے وہ تو بچوں اور بچیوں
کو بھی اسی نگاہ سے دیکھتا ہے ہر بچہ کو فطرت یعنے اسلام پر اسی لئے
پیدا کیا جاتا ہے کہ وہ اسلام کی نگاہ میں عزیز اور قیمتی ہوتا ہے۔
ان کی اچھی تعلیم و تربیت پر زور دیتا ہے اور اسی عمر سے انکے حقوق
متعین فرماتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے
زمانۂ خلافت میں فتوحات ملکی فوجی قاعدے اور ضابطہ کو بہت
اہتمام سے انجام فرماتے تھے۔ جس مسلمان گھر میں بچہ پیدا ہوتا تھا
بیت المال یعنے اسلامی خزانۂ عامرہ سے اسکے نام اسی وقت سے وظیفہ مقرر
ہوجاتا تھا جس کا صاف و صریح مطلب یہ ہے کہ مسلمان بچے بچپن ہی میں
سپاہی بنیں اور ان کے اندر جذبات وہی موجزن ہوں جو مجاہد
فی سبیل اللہ کے ہونے چاہئیں۔

جہاد کے نام سے اپنے پرائے سب ہی فضول بھی ڈرتے ہیں

یہ تو ایک عبادت ہے اور کیونکر عبادت نہ ہو کہ ظلم وستم وغیرہ کا اس سے سدباب ہوتا ہے اور کونسی حکومت ہے جس کے پاس پولیس اور فوج نہیں ہوتی آخر اس کا کیا مطلب ہوتا ہے ہاں فرق اتنا ہے کہ قرآن مجید اس کو مذہبی رنگ میں پیش فرماتا ہے اور صرف حق کی حفاظت کے لئے اسکو ضروری بتلاتا ہے مگر دنیا والے اپنے نفس اور باطل کے لئے بھی یہ سب کچھ کرتے رہتے ہیں کوئی شخص جبکہ ایک مکان تعمیر کرتا ہے تو ڈاکو اور چور کا پہلے سے سدباب کرنا چاہتا ہے۔ دروازے، کواڑ اور قفل کی آخر کیا غرض ہوتی ہے۔

فطرت نے بھی حفاظت کا ہر آدمی یہانتک کہ ہر جانور کو حربہ دیدیا ہے اور بعض اوقات وہ آپ سے آپ استعمال ہو جاتے ہیں خطرے کے وقت آنکھ کیوں جھپک جاتی ہے ہاتھ کیوں اٹھ جاتا ہے پاؤں کیوں چل پڑتا ہے، زبان کیوں حرکت میں آجاتی ہے۔

پس ان باتوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا تو قرآنی جہاد کو کیوں نہ سراہا جائے اور اس کو کیوں اس قدر خوفناک خیال کیا جائے

کو معیوب نظر آنے لگے۔

جہاد کے لئے اسباب وغیرہ مہیا کرنا فرض کفایہ ہے اور امام سب کی طرف سے ذمہ دار ہو کہ یہ فرض پورا ہوتا رہے لیکن اگر امام تساہل کرے تو اس صورت میں ہر ایک مسلمان عاصی ہوگا اور اس وقت تک عاصی رہیگا جب تک بقدر حاجت سامان مہیا نہ ہو جائے۔ اس لئے امام کے کام کا نگران رہنا مسلمانوں پر لازم ہے تاکہ وہ تساہل نہ کرنے پائے۔

یہ سب بیت المال کے روپیہ سے بھی کیا جا سکتا ہے اور اگر بیت المال میں روپیہ نہ ہو تو ضرورت کے وقت ہر مسلمان سے کچھ نہ کچھ لیکر اسلامی فوج اور فوجی آلات حرب رسد وغیرہ اکٹھا کئے جائیں۔

جہاد خدا کے باغیوں سے ہے خدائی قانون کے توڑنے والوں سے ہے، چوروں سے ہے، راہزنوں سے ہے، ظالم سے ہے، متمرد سے ہے، اور دنیا کے امن و امان میں خلل ڈالنے والوں سے ہے، جہاد کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ بس کشت و خون سے دنیا لالہ زار بنی رہے بلکہ کانٹے باقی نہ رہیں پھول ہی پھول ہر طرف نظر آئیں۔

کسی قسم کی بھی قوت ہو اس کا بیجا استعمال گناہ ہے۔ طاقت

تو اس لئے ہونی چاہیئے کہ ناتوانوں کا بوجھ انکے گھر تک پہونچا دیا جائے

ظالم سے مظلوم کو بچایا جائے وقت پڑنے پر انسانوں اور حیوانوں

تک کی جان بچائی جائے۔

یہ رحم ہے، یہ انصاف ہے اور اسی کو بہادری کہتے ہیں یہ وہ اوصاف

ہیں جو مسلمان بچوں میں بدرجہ اتم پائے جانے چاہیئیں۔

چونکہ مذہبی تعلیم کو ذریعہ بنا کر آسانی کے ساتھ ہر کام لیا جا سکتا

ہے اس لئے مسلمانوں کی نسل میں جسمانی صحت اور ورزش وغیرہ کا

خیال پیدا کرنے کے لئے "مسلمان بچوں کی سپاہیانہ زندگی" امید ہے کہ

فائدہ بخش ہو۔

ہر حال میں مسلمان بچوں کو قرآن کے حکموں پر سر تسلیم خم کر دینا چاہیئے

اپنے پیغمبر اسلام کی زندگی کو دیکھنا چاہیئے کہ انھوں نے کیا کہا اور

کیا کیا اور یہ بھی کہ ان کے مذہب میں کس طرح ہر قسم کی مفید اور

دلچسپ تعلیم و تربیت موجود ہے۔

صحت کا برقرار رکھنا ہر مسلمان بچہ کا فرض ہے ہر اس چیز سے پرہیز لازم ہے جو صحت کے لئے مضر ہوں صحت آرام ہے، اور آرام میں زندگی کا لطف ہے جس کی صحت اچھی نہ ہو وہ زندہ درگور اور مردہ سے بدتر ہے تندرستی کی قدر کرنی چاہیئے اور صحیح و تندرست رہنے کیلئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے

کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے ایک طبیب آیا اور عرصہ تک آپکی خدمت میں رہا لیکن کوئی مریض علاج کے لئے اسکے پاس نہیں آیا طبیب ہاں سے چلا گیا اور شکایت کی کہ مجھ سے کام نہیں لیا گیا جس کا یہ جواب ملا کہ لوگ حفظان صحت کے اصول پر عمل کرتے ہیں اس لئے بیمار ہی نہیں پڑتے پھر انکو کڑوی دوا اور نشتر کی ضرورت ہی کیوں پڑنے لگی۔

ورزش جسمانی

ورزش جسمانی صرف ڈنڈ، بیلنے، بیٹھک، ہاتھی، مگدر پھینکنے، کشتی

لڑنے، کبڈی کھیلنے، فٹبال، کرکیٹ، ٹینس اور ہاکی وغیرہ کا ہی نام نہیں ہی بلکہ ہر وہ سپاہیانہ افعال ہیں جن سی صحت، قوت، ہمت دلیری اور تیزی پیدا ہو جو دشمن سے محفوظ رکھیں اور جن سی دشمن پر رعب قائم رہے بچوں کے علاوہ بچیوں میں بھی یہ اوصاف پیدا ہونے چاہئیں۔

گھوڑا چڑھنا

گھوڑا چڑھنا اور پھر ایسا کہ دوسرے گھوڑے چڑھنے والوں سے سبقت لیجانیکی ہمت پیدا ہو۔ گھوڑے پالنا اور انکی ایسی تعلیم و تربیت کرنی کہ وہ بازی لیجانے کے لائق ہو سکیں۔ خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل تھا۔

ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کو گھوڑ دوڑ کے لئے طیار کرتے تھے۔

یہ بھی انہیں سے روایت ہی کہ تیار گھوڑے کی گھوڑ دوڑ حفیاء سے ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ تک کرائی اور غیر تیار کی ثنیۃ سے مسجد زریق تک پہلے دو مقاموں کی دوری پانچ میل اور دوسرے کی صرف ایک میل ہو۔

تیر اندازی

گھوڑے اور تیر اندازی کے اوصاف میں یہی بات یاد رکھنے کے
قابل ہے کہ شرط بجز اونٹ گھوڑے کے اور کسی چیز میں جائز نہیں۔ فقیم
روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ۔ آپ ان د
(یا لا۔ گول) کے مابین دوڑ لگاتے ہیں حالانکہ آپ بہت ضعیف
ہو چکے ہیں اور آپکو یقیناً اس سے تکلیف ہوتی ہوگی تو انھوں نے کہ
اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں
پاس بھی نہ جاتا۔ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے کہ جو شخص تیر اندازی سیکھے اور پھر
چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنے اس نے میری نافرمانی کی۔ عقبہ بن عامر
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ایک تیر
بدولت تین اشخاص کو جنت میں داخل فرماتا ہے ایک بنانیوالے کو جس نے بھلائی
نیت اور ثواب کی امید سے اسکو بنایا ہو۔ دوسرے تیر چلانیوالے اور تیسرے
جو ترکش سے نکالکر یا اور کہیں سے تیر چلانیوالے کو لا کر دے۔ مسلمہ بن اکوع
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر قبیلہ اسلم کے چند اشخاص پر ہوا
جو اس خیال سے تیر اندازی کر رہے تھے کہ دیکھیں کس کا تیر آگے جاتا ہے آنحضرت نے

اسے پسند فرمایا اور کہا کہ اے حضرت اسمعیلؑ کی اولاد تیر اندازی کرو اس لئے کہ تمہارا باپ اسمعیلؑ بھی تیر انداز تھے یہ کہکر آپ بھی انکی ایک جماعت میں شریک ہوگئے تو فریقین میں سے ایک فریق نے جس طرف آپ تھے تیر اندازی سے اپنا ہاتھ روک لیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ تیر اندازی نہیں کرتے تو وہ کہنے لگے کہ ہم اس حالت میں کیونکر تیر اندازی کریں کہ آپ ہمارے مقابلہ میں ہوں۔ ارشاد ہوا اچھا تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

اس زمانہ کی سپاہیانہ زندگی

اس زمانہ میں دوڑنا فوجی قواعد سیکھنا جغرافیہ اور قوموں کے حال سے واقف ہونا۔ جہاز رانی اور تیراکی میں مہارت حاصل کرنا، نیزہ، تلوار، بندوق کے علاوہ ہوائی جہاز، جنگی جہاز، مشین گنیں وغیرہ سب اسلامی تعلیمات میں آجاتے ہیں۔ بری و بحری فضائے آسمانی، تقریری و تحریری، دماغی و ذہنی غرض تمام اسباب حرب ان ہی چیزوں کے قائم مقام ہیں جو آیت شریف اور احادیث نبوی میں مذکور ہوئے۔

سپاہیانہ زندگی کے فائدے

کیا ہے ایک موقع پر مُحَلَّ بَنَانٍ - کا لفظ ہی اس سے مراد جسم کے جوڑ لئے ہیں اور ظاہر ہے کہ اسکی مار بہت سخت ہوتی ہے اور دشمن کے مجبور کر دینے کیلئے نہایت کارگر ضربہ ہے۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمان جہاں ہر علم و فن کے ماہر اور مالک تھے وہاں فنِ سپہگری بھی انکی سرشت میں داخل تھی ان کے بچے شروع سے ہی ان چیزوں کو سیکھتے تھے اور والدین بڑا انہیں سپاہیانہ تعلیم اور حربے ہتیار لطور ارث ملتے تھے ایک مسلمان کی شان یہ تھا کہ چاہے اسکے پاس کچھ بھی نہ ہو لیکن سینے میں قرآن اور ہاتھ میں تلوار ضرور رکھتا تھا اور کیوں نہ ہو کہ انکو دنیا پر بادشاہت کرنی تھی۔ ع۔ ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند۔

مسلمانان سلف اس شعر کی مصداق تھے۔

بادشاہی بود و سامانے نداشت ۔ کہ دست او جز تیغ و قرآنے نداشت

مسلمانوں کی مسجدیں و تعلیمگاہ ایک ہی چیز ہیں۔ انکی ہر قسم کی تعلیم مسجد میں ہونی چاہیئے جسمانی بھی روحانی بھی دینی بھی اور دنیاوی بھی۔

امام مساجد ایسا ہونا چاہیئے جو اپنے محلہ اور آس پاس کے باشندوں اور انکے بچوں کی تعلیم کا بھی ذمہ دار ہو۔

انگریزی مدارس میں تو کھیل کود اور ورزشِ جسمانی کا خصوصیت سے خیال رکھا گیا ہے۔ مگر قرآن نے اس کے لئے جن چیزوں کو پسند کیا ہے انکا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ انگریزی اسکولوں کی تعلیم تو بچوں کی صحت کیلئے بمنزلۂ دشمن کے ہے۔ امتحانات کی طیاری اور نمبر دو نمبر کیلئے فیل کر جانا تو ہلاکت کا موجب ہو جایا کرتا ہے۔ انگریزی کھیل بعض تو ایسے ہیں کہ اخلاق پر نہایت برا اثر ڈالتے ہیں

والدین کے فرائض

اکثر والدین اپنے بچوں کے کھیل کود کو پسند نہیں کرتے اور ایسے بھی ہیں جو ورزشِ جسمانی کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔

یہ بات صاف سمجھ میں آ جاتی ہے کہ اگر ایک انسان کی صحت اچھی نہ ہو تو وہ کوئی عبادت بھی کامل طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ پھرتی، قوت، جسم کا سڈول اور بلند ہونا۔ اعضاء میں خوبصورتی پیدا ہونی یہ سب کچھ ورزشِ جسمانی پر موقوف ہے والدین کو اس کا خاص طور پر لحاظ رکھنا چاہیئے کہ انکے بچے اسی عمر میں اچھی نشو و نما حاصل کر سکیں کیونکہ بچپن سے بہتر اسکے لئے کوئی زمانہ نہیں ہوتا۔ نمو کی قوت اس زمانہ میں بدرجۂ اتم موجود ہوتی ہے

سپاہیانہ زندگی عبادت ہے

اسلامی نقطۂ نگاہ سے سپاہیانہ زندگی کے اسباب فراہم کرنا اور سپاہی بننے کے لئے طیاری کرنا عبادت ہے۔ اور ایسی عبادت کہ بہتیری عبادتوں کا اچھی طرح ادا ہونا اس ایک عبادت پر منحصر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوڑ لگانا بھی ثابت ہے جس سے مسلمان بچیوں کو بھی اچھا سبق لینا چاہیے آپ ایکمرتبہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے پہلی مرتبہ تو آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ حضرت عائشہ رض سبقت لے گئیں۔ اسی طرح آپکا کشتی لڑنا بھی ثابت ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی قوت تو بطور مثال کے پیش کیجاتی ہے۔

جسمانی طاقت اور روحانی طاقت

قرآنی تعلیمات نے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روحانی طاقت سے مالا مال کر دیا تھا اسی طرح جسمانی طاقت سے بھی بھر دیا تھا اور جس طرح اپنی اولاد کو دین کی نعمتیں دیتے تھے دنیا میں رہنے کے لائق بھی بناتے تھے۔

مسلمانوں کو آج بھی عام طور پر مبلغ قرآن اور مجاہد اسلام بننے کی ضرورت ہے۔ انکا فرض ہے کہ روئے زمین پر خدائی حکومت قائم کریں اور یہ بغیر جسمانی و روحانی ہر دو طاقت کے نہیں ہو سکتا۔

مخصوص تجاویز

(۱) جس طرح مسلمانوں کا خدا ایک، رسول ایک، کتاب ایک اور قبلہ ایک ہے اسی طرح عالمگیر قرآنی تحریک کا مرکز بھی ام القریٰ ہونا چاہیے اور دنیا میں اسلامی شیرازہ قایم کرنے کیلیے مدرۃ الاسلام کا قیام مکہ معظمہ میں مناسب ہے۔

(۲) اسلامی ممالک کے عام باشندوں کے نمایندوں کی ایک عام مجلس مشورت کے علاوہ والیان ملک اور سلطان اسلام کی شرکت بھی ضروری ہے جن کی امداد اور مشورے سے مدرۃ الاسلام مکہ معظمہ کا انتظام ہو۔ اور اس کا منتظم ایک ایسا شخص ہو جو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین قرار پائے۔

(۳) مدرۃ الاسلام مکہ معظمہ کیلیے دنیائے اسلام سے تبلیغ قرآن کیلیے ایک کروڑ روپے سالانہ کی امداد ہو اس کے علاوہ زکواۃ و خیرات وغیرہ کی مد سے ایک اسلامی بیت المال بھی اس سے متعلق قایم کیا جا

(۴) مدرۃ الاسلام مکہ معظمہ کے متعدد مراکز ہوں جو عموماً ہر جگہ اور خصوصاً ہر اسلامی ملک میں قایم ہوں۔

(۵) تعلیم اور تبلیغ اور تنظیم کے داخلی و خارجی دو شعبے قایم ہوں، ایک مسلمانوں کیلیے۔ اور دوسرا دیگر اقوام کے اندر قرآن مقدس کو پہنچاتے رہنے کے واسطے۔

(۶) ہر شخص پر قرآن کا پڑھنا اور سننا لازمی قرار پائے اور متحدہ قومیت کے اصول پر ہر گھر اور ہر مسجد میں درس قرآن کا ایک عالمگیر سلسلہ قایم ہو جس میں ایسے افراد تیار کیے جائیں جو ہر مسلمان کو مجاہد فی سبیل اللہ اور مبلغ قرآن بنانے کیلیے وقف ہوں۔

(۷) انجمنوں، اخبارات اور رسائل، تالیف و تصنیف نیز سیاحت و تقاریر کے ذریعے قرآنی تحریک کا ہر جگہ کام کیا جائے اور نوع انسان کو خدائی حکومت کے قیام، خدا کی سچی عبدیت اور محبت الٰہی کا درس دیا جائے۔ ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر۔

طبعے بہم رساں کہ بسازی بعالمے
یا ہمتے کہ از سر عالم تواں گزشت

ابو محمد مصلح
دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن
(ہندوستان)